20043 ـ نماز میں سورۃ فاتحہ کے بعد مکل سورۃ پڑھنا مستحب ہے

سوال

نماز کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کی قرآت کے بعد کیا مکمل سورۃ کی بجائے کسی لمبی سورۃ کا کچھ حصہ تلاوت کرنا جائز ہے، اس طرح نماز میں کئی ایک چھوٹی سورتیں تلاوت کرنے کی بجائے ہم بعض لمبی سورتیں پڑھ سکتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جی ہاں نماز میں چھوٹی مکمل سورۃ کے بدلے کسی لمبی سورۃ کا کچھ حصہ تلاوت کرنا جائز ہے، لیکن افضل یہ ہے کہ ہر رکعت میں مکمل سورۃ کی تلاوت کی جائے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا غالبا عمل یہی تھا.

امام بخاری اور مسلم رحمہما اللہ نے ابو قتادہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور ایک ایک سورۃ پڑھا کرتے تھے ۔ یعنی ہر رکعت میں ایک سورۃ کی تلاوت کرتے ۔ "

صحیح بخاری حدیث نمبر (762) صحیح مسلم حدیث نمبر (451).

یہ حدیث اس کی دلیل ہے کہ: (چھوٹی مکمل سورۃ کی قرآت کسی لمبی سورۃ کا کچھ حصہ پڑھنےسے افضل ہے) اھـ

دیکھیں: شرح مسلم للنووی (4 / 174).

کیونکہ ابو قتادہ رضی اللہ تعالی عنہ کا یہ قول: " نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے "

اس پر مداومت اور ہمیشگی کی دلیل ہے، یا پھر غالبا ان کا یہی فعل ہوا کرتا تھا.

دیکھیں: فتح الباری (2 / 244).

نبی كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے ايك ركعت ميں سورۃ كا كچھ حصہ تلاوت كرنا بھی ثابت ہے:

امام مسلم رحمہ اللہ تعالى نے ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما سے روايت كيا ہے كہ:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نماز فجر ميں كى دونوں ركعتوں ميں قولوا آمنا باللہ و ما انزل الينا ..... البقرۃ (136) اور جو آل عمران ميں ہے تعالوا الى كلمۃ سواء بيننا و بينكم آل عمران (43) كى تلاوت كيا كرتے تھے "

صحيح مسلم حديث نمبر (727).

يہ حديث ايك ركعت ميں سورۃ كا كچھ حصہ تلاوت كرنے كى دليل ہے.

ديكھيں: نيل الاوطار (2 / 255).

ابن قيم رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا يہ بھى طريقہ تھا كہ پورى سورۃ كى تلاوت كيا كرتے تھے، اور بعض اوقات اسے دونوں ركعتوں ميں پڑھتے، اور بعض اوقات سورۃ كا ابتدائى حصہ تلاوت كرتے.

ليكن سورتوں كا آخرى يا درميان كا حصہ كى تلاوت كرنا نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے بيان نہيں كيا جاتا، اور ايك ہى ركعت ميں دو سورتيں پڑھنا، تو نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نفلى نماز ميں ايسا كيا كرتے تھے، ليكن فرضى نماز ميں نبى صلى اللہ عليہ وسلم سے بيان نہيں كيا جاتا.

اور ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہ كى يہ حديث:

" ميں ان نظائر كو جانتا ہوں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم ايك ركعت ميں جن كو ملا كر پڑھا كرتے تھے، نجم اور الرحمن ايك ركعت ميں، اور اقتربت الساعۃ اور الحاقۃ ايك ركعت ميں، سورۃ الطور اور الذاريات ايك ركعت ميں، اور اذا وقعت الواقعۃ اور سورۃ نون ايك ركعت ميں، اور سال سائل اور سورۃ النازعات ايك ركعت ميں، اور ويل للمطففين اور سورۃ عبس ايك ركعت ميں سورۃ المدثر اور المزمل ايك ركعت ميں ھل اتى على الانسان اور لا اقسم بيوم القيمۃ ايك ركعت ميں، اور عم يتسالون، اور المرسلات ايك ركعت ميں اور سورۃ الدخان اور اذا الشمس كورت ايك ركعت ميں " الحديث.

يہ فعل كا بيان ہوا ہے، اس ميں جگہ كى تعيين نہيں، آيا يہ فرضى نماز ميں تھا يا كہ نفلى نماز ميں ؟ اس كا احتمال ہے.

اور دو ركعتوں ميں ايك سورۃ كى قرآت بہت ہى كم كيا كرتے تھے، ابو داود رحمہ اللہ تعالى نے جھنى قبيلہ كے ايك

شخص سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فجر کی نماز میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اذا زلزلت الارض دونوں رکعتوں میں سنی تھی.

وہ کہتے ہیں: مجھے علم نہیں کہ آیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا بھول کر کیا یا عمدا " ؟ اھـ

دیکھیں: زاد المعاد (1 / 214 ـ 215).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" فرضی اور نفلی نماز میں انسان کے لیے کسی سورۃ کی کوئی آیت پڑھنے میں کوئی حرج نہیں"

ہو سکتا ہے انہوں نے درج ذیل فرمان باری تعالی کے عموم سے استدلال کیا ہو.

فرمان باری تعالی ہے:

چنانچہ تمہارے لیے جتنا قرآن پڑھنا آسان ہو اتنا پڑھو المزمل (20).

لیکن سنت اور افضل یہ ہے کہ وہ مکمل سورۃ پڑھے، اور اکمل و زیادہ بہتر و اچھا یہ ہے کہ ہر رکعت میں ایک سورۃ ہو، اگر اس میں مشقت ہو تو پھر ایك سورۃ کو رکعتوں میں تقسیم کر کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں. اھـ

دیکھیں: الشرح الممتع (3 / 104).

اللہ تعالی ہم سب کو علم نافع اور اعمال صالحہ کی توفیق نصیب فرمائے.

اللہ تعالی ہی زیادہ علم رکھنے والا ہے، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ اعلم .